سوال

(199) دم کٹے جانور کی قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دم کٹے جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟ حدیث براء بن عازب میں صرف چار عیب سے ممانعت آئی ہے کیا یہ ممانعت انہی چار عیبوں میں منحصر ہے؟ یا مطلق عیب دار جانور مراد ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حنابلہ کے نزدیک دم کٹے جانور کی قربانی جائز ہے۔ قال ابن حزم: وَأَجَازَ قَوْمٌ أَنْ يُضَحَّى بِالْأَبْتَرِ، وَاحْتَجُّوا بِأَثَرَيْنِ رَدِيئَيْنِ - أَحَدُهُمَا: مِنْ طَرِيقِ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: «اشْتَرَيْتُ كَبْشًا لِأُضَحِّيَ بِهِ فَعَدَا الذِّئْبُ عَلَى ذَنَبِهِ فَقَطَعَهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -؟ فَقَالَ: ضَحِّ بِهِ»، وَالْآخَرُ: مِنْ طَرِيقِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ بَعْضِ شُيُوخِهِ «أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سُئِلَ أَيُضَحَّى بِالْبَتْرَاءِ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهَا». جَابِرٌ كَذَّابٌ، وَحَجَّاجٌ سَاقِطٌ، وَعَنْ بَعْضِ شُيُوخِهِ رِيحٌ (محلی 7/360)

وقال البیہقی: فَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ, عَنْ حَجَّاجٍ, عَنْ عَطِيَّةَ, عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَاةٍ قَطَعَ الذِّئْبُ ذَنَبَهَا يُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ: "ضَحِّ بِهَا" وقال: ابن قدامة فی المغنی 13/372 وتُجْزِئُ الصَّمْعَاءُ، وَهِيَ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ لَهَا أُذُنٌ، أَوْ خُلِقَتْ لَهَا أُذُنٌ صَغِيرَةٌ كَذَلِكَ وَتُجْزِئُ الْبَتْرَاءُ، وَهِيَ الْمَقْطُوعَةُ الذَّنَبِ كَذَلِكَ عمرو وسعید بن المسیب والحسن وسعید بن جبیر والنخعی والحکم انتہی.

حنفیہ کے نزدیک اگر آدھی یا آدھی سے زیادہ یا پوری دم کٹی ہوئی ہے تو قربانی ناجائز ہوگی اور اگر آدھی سے کم کٹی ہے جائز ہوگی عالمگیری وغیرہ صحیح اور حق یہ ہے کہ دم گٹے جانور کی قربانی ممنوع ہے وقال ابن حزم فی المحلی 7/359: رُوِّينَا مِنْ طَرِيقِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ «أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ، وَلَا بِمُدَابَرَةٍ، وَلَا بَتْرَاءَ، وَلَا خَرْقَاءَ». اس حدیث میں آدھی یا تہائی کا فرق کئے ہوئے بغیر مطلق دم کٹے جانور کی قربانی سے منع کر دیا گیا۔ حضرت براء کی حدیث جن چار عیب والے جانوروں کی قربانی کی ممانعت آئی ہے یہ ممانعت ان چار عیبوں میں منحصر نہیں ہے دوسری حدیثوں میں ان جانوروں کی قربانی سے بھی منع کیا گیا ہے۔

(1) المصفرة: المہزولة أو ذاہبة جمیع الاذن

(2) المستاصلة: ذاہبة القرن من اصلہ

(3)اعضب القرن والاذن : الذی ذہب نصف اذنہ اوقرنہ اولذی جاوزا لقطع الربع

(4)المقابلۃ

(5)الدابرۃ

(6)شرقاء

(7)خرقاء

اور جب کانے جانور کی قربانی ناجائز ہے تو اندھے اور ہاتھ یا پاؤں کٹے کی قربانی بھی ناجائز ہوگی کیوں کہ ظاہر یہ ہے کہ آں حضرت ﷺ کا مقصود ہر اس جانور کی قربانی سے منع کرنا ہے جس میں کوئی ظاہر کھلا ہوا عیب ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الآضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 399

محدث فتویٰ